اکتوبر ۱۹۶۵

ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید

گاندھی جی اور مولانا شوکت علی

کچھ پُرانی یادیں

پنڈت جواہر لال نہرو سے میری ملاقات اس زمانے کی ہے جب وہ صرف موتی لال نہرو کے لائق بیٹے سمجھے جاتے تھے۔ موتی لال نہرو کے گھر والوں سے ہم لوگوں کے خاندانی تعلقات تھے۔

الہ آباد یونیورسٹی کے میور سنٹرل کالج کے لڑکوں نے گاندھی جی کے اندولن میں سٹرائک کی اور ۲۰۰ لڑکوں نے یونیورسٹی چھوڑ دی۔ میں اس وقت ایم۔ ایس۔ سی کا طالب علم تھا۔ ہم سب لوگ موتی لال نہرو کے مکان پر پہنچ گئے۔ انھوں نے رہنے کے لیے چھوٹا بنگلہ کھول دیا۔ کچھ دن وہاں ٹھہرے، پھر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

جواہر لال مجھ سے ۸، ۹ برس بڑے تھے۔ جب ان کے گھر رہے تو ملاقات اور بڑھ گئی پھر میں ایم۔ ایس۔ سی کیے بغیر ہی علی گڑھ چلا آیا۔ میرے چچا خواجہ عبدالمجید کا مکان سیاسی ٹھکانا تھا۔ وہاں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جلسے بھی ہوئے ہیں۔ ایک ہی وقت میں گاندھی جی، موتی لال جواہر لال، محمد علی، شوکت علی، ڈاکٹر انصاری، حکیم اجمل خاں اور سروجنی نائیڈو سب اس مکان میں ٹھہر چکے ہیں۔ وہاں رہ کر مجھے ان قومی رہنماؤں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

ایک واقعہ انھی دنوں کا مجھے یاد آتا ہے کہ:

بحث چل رہی تھی، سول نافرمانی کو سارے ملک میں کیسے پھیلایا جائے۔ طے پایا کہ گاندھی جی